وہی نورِ حق وہی ظلِ رب ہے انہی سے سب ہے انہی کا سب
نہیں ان کی ملک میں آسماں کہ زمیں نہیں کہ زماں نہیں
اھل سنت عامة الناس کی اصلاح عقائد کیلئے
رسالہ ھدایت قبالہ
مسمیٰ بہ
اتمام حجت
المعروف
جواب الفتاویٰ
حضرت علامہ
مولانا
مفتی محمد عبد الوہاب خان

کتاب کے بارے میں ......!

نام کتاب	:	اتمام حجت
المعروف بہ	:	جواب الفتاویٰ
مصنف	:	تاجدار رضویت حضرت مولانا مفتی محمد عبدالوہاب خان القادری الرضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
تاریخ تصنیف	:	8/ ذی الحجہ 1424ھ/ مطابق 31/ جنوری 2004
کمپوزنگ/ گرافکس	:	آل رحمٰن گرافکس
ناشر	:	بزم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

14﴾......مولوی منظور احمد فیضی کی تائید وحمایت کے بعد پروفیسر ریاض اور اس کا لڑکا اپنے علاقہ کے عوام میں یہ کہتے پھرتے کہ :

''(معاذ اللہ) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو داما دوسر کہنا بلاشبہ جائز ہے'' پھر کہتے ''اب کفر کس پر پلٹا؟''

15﴾......ایک مدت تک یہ لوگ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کرتے رہے اور لوگوں میں یہ بکواس کرتے رہے اور پھر کہتے کہ کفر کس پر پلٹا۔

16﴾......اگر کفر پلٹنے سے مراد وہ فقہاء کرام ہیں جنھوں نے تکفیر فرمائی (معاذ اللہ) ان کو......اور اگر وہ نہیں تو جس نے توبہ کرائی وہ جناب حافظ ضیاء المصطفیٰ صاحب علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری کے پوتے اور جناب عرفان اللہ صاحب انصاری ہیں (معاذ اللہ) ان پر یہ الزام آتا ہے' فقیر کا اس امر سے کوئی علاقہ نہیں البتہ فتاویٰ رضویہ شریف کی عبارت بتادی تھی' جس کی وجہ سے یہ لوگ اعتراض کرتے تھے' جن میں پروفیسر ریاض اور ان کا لڑکا اور ان کے ساتھی۔

17﴾......ان لوگوں کی گستاخی پر فقیر نے دل برداشتہ ہوکر پروفیسر ریاض سے قطع تعلق کرلیا۔

18﴾......مسئلہ تو یہ ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ :

''کسی مسلمان کو معاذ اللہ کافر کہنے والا اگر وہ کافر نہیں ہے تو کہنے والا خود کافر ہوجائیگا۔''

19﴾......جن بدمذہبوں اور گستاخوں کی فقہائے کرام نے تکفیر فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ :

''وہ کافر ہیں اور فرمایا کہ جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر۔''

تو کون سا مسلمان ہوگا جو ان کے کفر میں شک کرے گا یا مسلمان کہہ کر (معاذ اللہ) خود کافر بنے گا۔ **العیاذ باللہ تعالیٰ**

20﴾......فقیر کے نزدیک :

''اگر کوئی مسلمان کسی مسلمان کا کافر ہونا چاہے قبل ازیں کہ وہ مسلمان کافر ہو یا نہ ہو' مگر یہ کفر کا چاہنے والا' اسی وقت کافر ہوجائے گا۔ **العیاذ باللہ تعالیٰ**''

21﴾......مولوی منظور فیضی نے پروفیسر کی حمایت میں فتویٰ دیا تھا' چنانچہ مفتیان دارالعلوم امجدیہ اور مولویان انوار قادریہ سب متحد ہوگئے۔

22﴾......من بعد پیہم کئی مرتبہ دعوت مناظرہ آئی کہ سید یوسف علی صاحب کے مکان پر آجائیں یا مولوی الطاف صاحب کے مکان پر آجائیں۔

23﴾......جب فقیر نے کہیں جانا گوارا نہ کیا تو پورا دارالعلوم امجدیہ کا دارالافتاء اور مفتی صاحبان بمع ناظم تعلیم اور مولوی انوار قادریہ فقیر کی رہائش گاہ پر تشریف لائے۔

24﴾......یہ امر محتاج بیان نہیں کہ حاجت مند حاجت رواکے پاس' مستفتی مفتی کے پاس اور فتویٰ لینے دارالافتاء میں جاتا ہے' تعجب ہے کہ دارالافتاء باہر جارہا ہے آخر یہ کیوں؟ اور ساتھ میں متعدد ضخیم کتب۔

25﴾......متعدد کتب پیش کرنے کے باوجود ثبوت بہم نہ پہنچا سکے تو مجبوراً صدر شریعہ بدر طریقہ مولانا امجد علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی

کتاب بہار شریعت حصہ دوم کی نوساختہ عبارت پیش کی، فقیر چونکہ صدر شریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عقیدت رکھتا اور اعتماد کرتا ہے، بلا تامل سر جھکا دیا اور خاموشی اختیار کی۔

26﴾......بعد از تحقیق معلوم ہوا کہ پیش کردہ عبارت بہار شریعت حضرت صدر شریعہ کی نہ تھی، جعلی تھی۔

27﴾......اس حادثہ فاجعہ کی بنا پر فقیر نے قلم اٹھایا اور رسالہ نبی الانبیاء حبیب کبریا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) وجود میں آیا۔

28﴾......رسالہ نبی الانبیاء حبیب کبریا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تو درمیان کی ایک کڑی ہے جس میں نہ حال اول نہ صورت آخر۔

29﴾......اس رسالہ کی اشاعت کے بعد ایک اور فتنہ سامنے آیا اور ایک عظیم راز فاش ہوا جس کو ضمیمہ عظیمہ میں بیان کیا وہ فتنہ جو اب تک مستور تھا وہ یہ ہے :

30﴾......مفتی عطاء المصطفیٰ سے کسی سائل فرحان قادری نے سوال کیا اور پوچھا کہ

''اگر کوئی یہ لکھ دے کہ ہم کسی بھی مسلمہ اسلامی فرقہ کو کافر اور اس کے افراد کو واجب القتل قرار دینا غیر اسلامی قابل تعزیر اور قابل نفرت فعل تصور کرتے ہیں۔''

31﴾......''اور یہ کہ انتظامیہ کو چاہئے کہ وہ ایسے اجتماعات منعقد کرائے جن سے تمام مکاتب فکر کے علماء بیک وقت خطاب کر کے ملی یکجہتی کا عملی مظاہرہ کریں۔''

32﴾......''اور یہ کہ مختلف مکاتب فکر کے معتقدات اور مشترکہ عقائد کی تبلیغ اور نشر و اشاعت کا اہتمام کیا جائے۔''

33﴾......''ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے یہ سنی ہے یا نہیں ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز ہے' قرآن و حدیث اور اکابر اہلسنت بالخصوص سیدی اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں۔ سائل فرحان رضا قادری''

34﴾......اس سوال کے جواب میں مفتی عطاء المصطفیٰ نے مختلف مذاہب باطلہ کے مختصر اً عقائد بیان کرتے ہوئے لکھا کہ :

''اس وقت کے سنی علمائے حرمین شریفین کے پاس ان کے یہ عقیدے لکھ کر بھیجے گئے اس پر علمائے حرمین، مصر، شام، عراق اور فلسطین کے علماء نے جواب دیا یہ عقیدے رکھنے والے کافر ہیں اور جو ان کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے (پھر چند احادیث ذکر کیں پھر لکھا) انھیں وجوہات کی بنا پر دیو بندیوں، وہابیوں کو گستاخ رسول کہا جاتا ہے اور ان کی گستاخیوں کے باعث اس وقت کے علمائے حرمین نے ان گستاخی کرنے والوں اور ان کی تائید کرنے والوں اور ان کو صحیح ماننے والوں کو بھی دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا لہٰذا ان کے پیچھے نماز نہیں ہوتی اور اگر ان کے عقائد سے مطلع ہونے کے باوجود ان کو مسلمان سمجھتا ہے وہ خود مسلمان نہیں کیونکہ علمائے عرب وعجم نے اس شخص کے بارے میں فرمایا من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر لہٰذا مذکورہ بالا عقیدہ رکھنے والا شخص مسلمان نہیں ہوسکتا' ایسے عقائد رکھنے والا یا ان کو صحیح جاننے والا امام جو اوپر لکھے گئے خواہ وہ کسی مصلے پر امامت کرے اس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی' ایسا امام کسی بھی مسجد کا امام ہو